بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۳۶ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۵

روزنامہ **الفضل** قادیان

جلد ۵	۱۸ امان ۱۳۲۶ھش	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ	یوم سہ شنبہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء	نمبر ۶۵

یہ ہمارے لیڈر

اس وقت جبکہ ہندوستان منزل آزادی کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اور اجنبی حکومت اپنے بند معین نہ صرف ڈھیلے کر رہی تھی بلکہ اس نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیا تھا کہ اس کا ارادہ ہندوستان کو آزاد کر دینے کا پختہ ہو چکا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ اس نے قریب سے قریب تاریخ بھی مقرر کر دی تھی چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ لوگ جو ملک و قوم کی رہنمائی کا جؤا اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اس کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اس وقت نہایت متانت دور اندیشی اور عقل کو کام میں لاتے ہوئے ملک کی فضاء کو ایسا سازگار بناتے کہ وہ ذمہ داریاں جن کا بوجھ ہم پر پڑنے والا ہے۔ ان کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا ہو جاتیں۔ تاریخ عالم میں بہت شاذ و نادر ہی ایسے انقلاب آئے ہیں کہ ایک ملک جو صدیوں سے اغیار کا غلام چلا آتا ہو۔ اس کو بلا جنگ و جدل آزادی جیسی نعمت اس طرح نصیب ہوئی ہو جس طرح کہ اب ہمارے ملک کو نصیب ہونے والی ہے۔ لیکن ہماری بدنصیبی دیکھئے۔ وہی ہمارے رہنما جن کا فرض تھا کہ اس وقت ان تمام عناصر کو دبا دیتے جو ملک کے امن کو درہم برہم کرنے والے تھے۔ جن کا فرض تھا کہ اس ملک کے مختلف گروہوں اور مختلف طبقوں میں توازن قائم رکھتے انہی کی عقل پر ایسے پردے پڑ گئے ہیں کہ اس ارض ہند کے چپہ چپہ کو شریف اور امن پسند شہریوں کے لئے دوزخ کا نمونہ بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ سانس لینا بھی دوبھر ہو گیا ہے۔

حیرت پر حیرت یہ ہے کہ پہلے تو یہ لیڈر یہ قومی رہنما یہ ملک و قوم کے بہی خواہ اپنی زبانوں سے وہ چنگاریاں برساتے ہیں۔ جس سے ہر طرف شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور پھر جب شعلے خوب تیز ہو جاتے ہیں تو اپنی ہنرمندی اور کارکردگی دکھانے کے لئے شور ڈال دیتے ہیں۔ کہ یہ شہر تباہ ہو گیا۔ وہ خطہ تاخت و تاراج ہو گیا۔ یہاں اتنی جانیں فسادات کے بھوتوں کی نذر ہو گئیں۔ وہاں اتنی جائداد غنڈوں نے خاک سیاہ کر دی۔ اونچے سے اونچے میناروں پر کھڑے ہو کر بلند سے بلند آوازوں سے پکارنے لگتے ہیں۔ کہ دوڑو۔ بڑھو۔ پکڑو۔ فوجیں بھیجو۔ مدد بھیجو۔ روپیہ بھیجو۔ یہ کرو وہ کرو۔ غنڈوں کو مارو۔ قید کرو۔ فسادیوں کو روکو۔ کہیں امن کمیٹیاں بن رہی ہیں کہیں چندے جمع ہو رہے ہیں۔ کہیں ہسپتال کھولے جاتے ہیں کہیں امدادی انجمنیں قائم کی جاتی ہیں۔ کہیں ملک کے دوسرے حصوں کو اپیلیں کی جاتی ہیں کہ ہم پاگل ہو گئے ہیں۔ ہمارا علاج کرو۔ ہمیں ہمدردی کرو تم۔

ہم پوچھتے ہیں کہ پہلے یہ غنڈے یہ فسادی کہاں تھے آخر یہ لوگ جنہوں نے یہ قیامت برپا کی ہے۔ انہی آبادیوں میں آباد تھے۔ جہاں اب وہ اپنے کارہائے نمایاں دکھا رہے ہیں۔ پہلے انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا۔ پہلے ایسی ہمہ گیر بربادیاں اور تباہیاں کیوں نہ کیں۔ یہی ہندو۔ یہی سکھ۔ یہی مسلمان جو اب ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جو اپنے ہمسایوں کے گھروں کو پھونک رہے اور مال و متاع کو لوٹ رہے ہیں۔ آخر پہلے بھی تو یہیں رہتے تھے۔ ہم نے دیکھا ہے آپ نے بھی دیکھا ہے کہ اس پنجاب میں ایسے بھی گاؤں ہیں جہاں صرف ایک ہی فرقے کے آدمی آباد ہیں۔ اس گاؤں میں ایک آدھ خاندان دوسرے فرقے کا بھی بستا ہے۔ مگر کیا مجال کہ اکثریت کے زعم میں کسی نے کسی کو گزند بھی پہنچایا ہو۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے دیہات میں اکثریت ہمیشہ ہر کام میں اپنے کمزور اور قلیل بھائیوں کی حامی و مددگار رہی ہے۔ مثلاً ایک سکھ گاؤں میں ایک مسلمان جولاہا بھی بستا ہے۔ یا ایک مسلمان گاؤں میں ایک ہندو دکاندار یا سکھ ترکھان آباد ہے۔ تو اس کے جان و مال کی اکثریت اسی طرح ضامن بن جاتی ہے جس طرح کہ اپنے جان و مال کی۔ ہر ایک سکھ۔ ہندو مسلمان لیڈر بھی اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہے پھر ہم پوچھتے ہیں کہ اے سکھ ہندو اور مسلمان لیڈرو! تم جو اب ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کر کہہ رہے ہو کہ فلاں قوم کے غنڈوں نے ہماری قوم کو تباہ کر دیا ہماری قوم کے مال و متاع لوٹ لئے۔ ہماری قوم کی جائدادیں تباہ کر دیں۔ خدا کے لئے ہمیں بتایا جائے کہ یہ غنڈے کب سے بن گئے ہیں۔ یہ شریف صلح کن امن پسند سادہ لوگ جو کل تک آپس میں محبت۔ صلح اور آشتی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کو غنڈہ کس نے بنایا۔ کس نے ان کو سکھایا کہ اٹھو اور اپنے پیارے بھائی کی گردن کاٹ ڈالو کس نے انہیں سکھایا کہ آؤ اور اپنے ہمسائے کا مال و متاع لوٹ لو۔ کس نے انہیں آواز دی کہ چلو اپنے قومی رقیبوں کے گھروں کو آگ لگا دو۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ یہ ساری آفت کس کی لائی ہوئی ہے۔ ہاں تم قوم کے بڑے بہی خواہ ہو۔ تم ملک کے بڑے محب ہو۔ کیوں نہیں۔ تم ہی ہو جو ہمارے لئے آزادی کی نعمتیں انگریزوں سے چھین کر ہمارے درمیان تقسیم کرنے کے ارادے رکھتے ہو۔ ذرا اپنی کرتوتوں کو دیکھو کہ تم نے کیا نعمتیں ملک کے طول و عرض میں تقسیم کی ہیں شعلے۔ تباہی۔ لوٹ کھسوٹ قتل غارت۔ کیا یہی نعمتیں ہیں۔ جو تم ہمارے ملک میں بکھیر رہے ہو۔ اگر آزادی کی نعمتیں یہی ہیں جو تم نے بکھیری ہیں۔ تو برائے خدا ان کو جلد از جلد سمیٹ لو ہم ایسی نعمتوں کو دونوں ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں ان کو لے جاؤ۔ اور ہمارا امن۔ ہماری باہمی محبت۔ ہماری رواداری۔ ہمارا ہمسایوں سے حسن سلوک۔ ہم کو واپس کر دو۔ نہیں نہیں تم نے ہماری ان قیمتی چیزوں کو اپنی آتشبازیوں سے جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا ہے۔ اگر یہ چیزیں تمہارے پاس بھی بچی ہوتیں تو تم یہ آگ کیوں لگاتے۔ تم اپنی لیڈری کی خیر مناؤ ہمیں یقین واثق ہے کہ ابھی اس بدنصیب خطے میں ایسی شریف روحیں۔ ایسے نیک دل۔ ایسے متحمل مزاج۔ ایسے صحیح دماغ باقی ہیں جو تمہاری دست برد سے بچ جائیں گے اور ضرور بچ جائیں گے ہمارا تمام بھروسہ انہی پر ہے۔ ہمیں پورا اعتماد ہے کہ اس دیس میں شریف ہندوؤں۔ شریف سکھوں اور شریف مسلمانوں کی کمی نہیں ہے۔ ان خونی مناظر سے ضرور ان کی روحیں مضطرب ہوئی ہوں گی۔ وہ ضرور تمہاری ان کرتوتوں کو دیکھ کر تم پر لعنت بھیجتی ہوں گی۔ کیونکہ شرافت نہ ہندو ہے نہ سکھ نہ مسلمان بے شک شرافت انسان ہے اور صرف انسان۔ اسلئے

ہم تمام شرفا سے خواہ وہ ہندو ہوں۔ خواہ وہ سکھ ہوں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں اپیل کرتے ہیں کہ اٹھو ان نااہل ننگ قوم ننگ ملک۔ ننگ انسان لیڈروں کو لیڈری کی بلند و بالا تخت گاہ سے نیچے اتار دو۔ اے پانچ دریاؤں میں صدیوں سے امن میں رہنے والے شریف انسانو! اگر تم غنڈہ نہیں کہلانا چاہتے۔ اگر تم اپنے مال و متاع کو لٹنا پسند نہیں کرتے۔ اگر تم اپنی بہو بیٹیوں کی آبرو خاک میں ملتی ہوئی نہیں دیکھنا چاہتے۔ اگر تم اپنی رہائش گاہوں کو آگ کے شعلوں کی نذر ہوتا دیکھنا نہیں چاہتے۔ تو ان لیڈروں کو پیچھے ہٹا دو۔ اور آپ آگے بڑھو۔ امن اور محبت کی مشعلیں کو ہاتھوں میں لے کر آگے بڑھو۔ ان لیڈروں کی طاقتوں سے مت ڈرو۔ ان میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہ سب بزدل ہیں۔ جب تمہارے گھر جل رہے ہوتے ہیں۔ جب تم مولی گاجروں کی طرح کٹ رہے ہوتے ہو۔ جب تمہاری عزتیں خاک میں مل رہی اور تمہاری لاشیں خون سے لت پت ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ اپنے عالیشان مکانوں میں کوچوں پر بیٹھ کر عیش کی داد دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب فضا کا رنگ بدلتا ہے اور تم کشت و خون سے تھک کر پشیمان ہو رہے ہوتے ہو۔ تو یہ تم کو اور کچھ دینے کے لئے کاروں میں نکلتے ہیں۔ اور زمین و آسمان سر پر اٹھانے لگتے ہیں۔ اور تمہارے گھروں کی راکھ تمہاری لاشوں۔ تمہاری بے عزتیوں پر اپنی شہرت اور عزت کے محل تعمیر کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کیا تم خود اس کے عینی گواہ نہیں ہو۔ کیا تم نے بار بار یہ نہیں آزمایا۔ پھر تم کیوں بار بار ان کے جھانسے میں آ جاتے ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ فلاں لیڈر ہماری قوم کا ہے۔ اس لئے ہمارا خیر خواہ ہے۔ لیڈر خواہ ہندو ہو۔ خواہ سکھ۔ خواہ مسلمان سب کے سب یکساں طور پر تمہاری عزتوں۔ تمہارے مال و متاع تمہارے مکانوں اور تمہاری جانوں کے دشمن ہیں اس لئے ان کی اپیلوں پر ان کو کچھ نہ دو۔ کیونکہ کوڑی کوڑی بھی جو تم ان کو دو گے۔ تمہاری چتاؤں۔ تمہارے جنازوں کے اٹھانے میں بھی صرف نہ ہو گی۔ مصیبت زدوں کی امداد کا محض بہانہ ہے۔ وہ اس روپیہ سے جو وہ تم سے مانگتے ہیں تمہارے لئے اور بھی مصیبتیں زیادہ سخت مصیبتیں لانے میں صرف ہو گا۔ اگر تم واقعی مصیبت زدوں کی امداد کرنا چاہتے ہو تو اپنے میں سے شرفاء کو چن لو اور ان کو روپیہ دو۔ تا کہ واقعی وہ اس کام میں صرف ہو جس کام میں تم اسکو صرف کرنا چاہتے ہو۔ اور انتخاب میں سکھ ہندو مسلمان کی تفریق نہ کرو۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

"اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ——— ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء ——— ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء

مندرجہ ذیل خط جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ برائے افادۂ عام شائع کیا جاتا ہے:۔

سیدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو کلام الٰہی مصلح موعود کی شان میں تحریر ہے وہاں علاوہ دیگر علامات کے مصلح موعود کا یہ نشان بھی ہے۔ کہ

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کلام کئی رنگوں میں حضور پر نور کے وجود مبارک کے ذریعہ سے پورا ہو چکا ہے۔ مگر اب ایک نئے رنگ میں اس کا ظہور ہوا ہے۔ جس سے مجھے ایک عجیب خوشی و مسرت حاصل ہوئی ہے۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود بھی علم نہیں تھا۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کے عہدہ جلیلہ پر منتخب ہو چکا ہوں۔ اور جبکہ حضور ابھی گمنامی کی حالت میں اور پھر غربت کے عالم میں تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ "میں نے تیری تضرعات کو سنا" اور پھر پسر موعود اور مصلح موعود کی بشارت دی۔ اور حضورؑ نے اس بشارت کو صداقت اسلام کے نشان کے طور پر روئے زمین پر مشتہر فرمایا۔ وہ مصلح موعود تو حضور انور ہی تھے۔ مگر اس وقت چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف تام نہ ہوا تھا۔ اس لئے خدا کا یہ کلام کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" مجمل طور پر پورا ہوتا رہا۔ اور روحانی نابیناؤں کی آنکھ نے حضور کو نہ دیکھا۔ پھر ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامل طور پر انکشاف فرما دیا۔ اور حضور انور نے علی الاعلان دعویٰ فرمایا۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد جبکہ ابھی جنگ جاری تھی۔ کئی قومیں اور ملک غلاموں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہے تھے۔ کہ حضور کے اس دعویٰ کے معًا بعد جنگ کے مہیب بادل پھٹنے شروع ہوئے۔ اور ۱۹۴۵ء میں جنگ کا خاتمہ ہوا۔ اور قوموں کی کئی قسموں کی "رستگاری" عمل میں آئی۔ یہ بھی ایک لمبا مضمون ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے بحیثیت مصلح موعود (جبکہ حضور نے کامل انکشاف کے بعد دعویٰ فرمایا) اپنے خطبہ مبارک کے ذریعہ برٹش گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ اور اس گورنمنٹ سے خواہش فرمائی کہ وہ ہندوستان کو آزاد کر دیوے۔ اس وقت چرچل گورنمنٹ تھی۔ جس کے متعلق تمام ہندوستانیوں کی بلکہ بڑے بڑے لیڈروں کی یہ رائے تھی کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرنا نہیں چاہتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں حضور انور کو بمقام ڈلہوزی انگلستان کے زلزلہ کی خبر دی۔ اور مسٹر "مارلیسن" کی کامیابی اور ان کی پارٹی کی کامیابی کی اطلاع دی۔ اور پھر ان کو کامیاب کر کے غیر معمولی حالات میں چرچل گورنمنٹ کو بدل دیا۔

مسٹر مارلیسن اور اس کی پارٹی نے ہندوستان کی آزادی کا کام شروع کیا۔ اور انگریزوں کے موافقوں اور مخالفوں تک نے تسلیم کیا۔ کہ لیبر گورنمنٹ دیانتداری سے ہندوستان کو آزاد کرنا چاہتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے کا ایک عظیم الشان نشان برٹش گورنمنٹ کے ہاتھوں اس طرح پورا کرایا۔ کہ عین ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو ہیجر ایٹلی وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جون ۱۹۴۸ء میں ہندوستان کو خالی کر دیا جائیگا۔

گویا آج سے ۶۰ سال پہلے اسی تاریخ کو جو ایک گمنام اور بظاہر معمولی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں میں کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے اطلاع پا کر اور الہام پا کر خدا کے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ... ایسا لڑکا دیگا۔ ایک صفت اسکی یہ ہے۔ کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں اور کئی نشانات ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے، ظاہر فرمایا۔[۳]

ضروری خبریں

سرحد کے غیر مسلم پناہ گزین اور ریاست پٹیالہ:۔

پٹیالہ ۱۷ مارچ:۔ ریاست پٹیالہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد سے جو غیر مسلم مصیبت زدہ اشخاص پنجاب میں آرہے ہیں۔ ان کی مدد کے لئے ریاست کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو لوگ ریاست میں آباد ہونا چاہیں۔ ان کے لئے ملازمت کا انتظام کیا جائیگا۔ جو لوگ تجارت کے خواہشمند ہوں گے۔ ان کے لئے سرمایہ بھی مہیا کیا جائیگا۔

پنجاب کے فرقہ وارانہ فسادات:۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ سوائے چند ایک مقامات کے باقی ہر جگہ امن کی فضا پیدا ہو رہی ہے۔ لاہور۔ امرتسر۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ رہتک ان تمام مقامات میں حالت سدھر گئی ہے۔ صرف اٹک کے علاقہ کے بعض دیہات میں ابھی تک لوٹ مار کا سلسلہ جاری ہے جنڈ اور بسال سے اقلیتوں کو نکال لیا گیا ہے۔ جہلم میں بھی فضا مکدر ہو گئی تھی۔ اور فساد نمودار ہو گیا تھا۔ لیکن بروقت فوج پہنچ جانے کی وجہ سے صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ خوشاب اور سرگودھا کے علاقہ میں جن لوگوں نے لوٹ مار میں حصہ لیا تھا۔ انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے بعض پہاڑی علاقوں میں ابھی تک حالت مخدوش ہے۔ تاہم صورت حالات پر قابو پانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

پنڈت نہرو ملتان۔ راولپنڈی کا دورہ کرنے کے بعد آج امرتسر جا رہے ہیں۔ آج شام کو آپ دہلی واپس روانہ ہو جائیں گے کل شام آپ نے صوبہ کی فرقہ وارانہ حالت کے متعلق گورنر پنجاب سے دوبارہ ملاقات کی۔ سردار عبد الرب نشتر پشاور سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ آپ آج فساد زدہ علاقوں کا دورہ شروع کر دیں گے۔ جو تین دن تک جاری رہے گا۔ مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے سالار مسٹر صدیق علی اور سردار شوکت حیات خان آپ کے ہمراہ ہیں:۔

آل انڈیا فارورڈ بلاک کی قرارداد:۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ:۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک کی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں پنجاب اور بنگال کی تقسیم کی تجویز کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور اسے ملک کی وحدت کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ قرارداد میں برطانوی حکومت کے ۲۰ فروری کے اعلان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ یہ اعلان ہندوستان کے ٹکڑے کرنے کی ایک سامراجی چال ہے۔ برطانیہ کوشش کر رہا ہے کہ ہندوستان میں فوجی اڈے برقرار رکھ سکے۔ اور ملکی صنعتوں پر برطانوی سرمایہ کا کنٹرول قائم رہے

سرحد مسلم لیگ کا چیلنج:۔

پشاور ۱۷ مارچ:۔ سرحد اسمبلی کے اجلاس میں مسلم لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نواب قطب الدین خان ہنڈ خانگی نے ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم کو چیلنج کیا کہ وہ صوبہ کے کسی حلقہ میں بھی ضمنی انتخاب کرا کے دیکھ لیں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سرحد کے پٹھان اب مسلم لیگ کے حامی اور کانگرس کے مخالف ہو چکے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ڈاکٹر خان صاحب کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ وہ صوبے کی اکثریت کے منشا کے خلاف برسر اقتدار رہیں:۔

لاہور ۱۷ مارچ:۔ سردار عبد الرب نشتر نے ایک بیان میں کہا۔ صوبہ سرحد کا دورہ کرتے ہوئے میں نے وہاں کے مسلم لیگی زعماء پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے اقلیتوں کی حفاظت کریں۔ میں غیر مسلم اشخاص سے بھی ملا ہوں۔ پشاور کے ہندوؤں اور سکھوں نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ ان کی حفاظت کے لئے مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے رضاکار متعین کر دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں بہت خوشگوار فضا پیدا ہو گئی۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ:۔ سنٹرل اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے آئندہ سال کے لئے عہدیدار ان کا انتخاب کیا۔ پنڈت نہرو کو سنٹرل اسمبلی کا لیڈر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد کو کونسل آف سٹیٹ کا ڈپٹی لیڈر منتخب کیا گیا۔ سردار پٹیل مرکزی اسمبلی کے ڈپٹی لیڈر رہیں گے۔

شکریہ احباب کرام:۔ مجھے نیلسول کی کافی ڈبیاں احباب نے بھیجدی ہیں۔ زیادہ ذخیرہ سے

---

۳ اور عین ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان کو آزاد کر دینے کی تاریخ تک مقرر کر دی۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ نشان عین موسم بہار کے شروع میں ظاہر ہوا۔ اور "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ مصلح موعود کا ایک عظیم الشان نشان پھر نئی شان اور نئے ظہور سے پورا ہوا۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ خاکسار محمد مسعود خانقاہ ڈوگراں